صلی اللہ علیہ وسلم

حضور اکرم کے نام

تالیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمن صاحب قاسمی دامت برکاتہم

صاحبزادہ و جانشین سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام

حافظ مولوی فضل الرحمٰن محمود
19-4-281/A/39/1، صالحین کالونی، نواب صاحب کنٹہ، حیدرآباد-۵۳

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام

تالیف

حضرت مولانا شاہ **محمد کمال الرحمٰن** صاحب قاسمی دامت برکاتہم

صاحبزادہ وجانشین سلطان العارفین

حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام

حافظ مولوی فضل رحمٰن محمود

19-4-281/A/39/1، صالحین کالونی، نواب صاحب کنٹہ، حیدرآباد۔ ۵۳

تفصیلات کتاب

نام کتاب	”حضور اکرم ﷺ کے نام“
مؤلف	شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب قاسمی مدظلہ العالی
صفحات	۳۲
تعداد	ایک ہزار
طبع اول	دسمبر ۲۰۰۱ء
طبع دوم	اپریل ۲۰۰۴ء
طبع سوم	جون ۲۰۰۸ء
کتابت و طباعت	شکیل کمپوزنگ سنٹر و عائشہ افسیٹ پرنٹرس 16-3-994/A/2/2، متصل مسجد رضیہ، جدید ملک پیٹ، حیدرآباد۔ ۳۶ فون: 9346338145, 9391110835
قیمت	20/- بیس روپے

بہ اہتمام

حافظ مولوی فضل رحمٰن محمود

19-4-281/A/39/1، صالحین کالونی، نواب صاحب کنٹہ، حیدرآباد۔ ۵۳

فہرست مضامین

سلسلہ	عنوان	صفحہ
۱	سرورق	۱
۲	تفصیلات کتاب	۲
۳	فہرست مضامین	۳
۴	انتساب	۴
۵	تمہید	۵
۶	زمانی، مکانی اور خاندانی نسبتیں (عربی، حجازی، مکی)	۷
۷	قریشی، ہاشمی، مطلّبی	۸
۸	حضرت محمد ﷺ	۹
۹	ماحی، حاشر، عاقب، مصطفیٰ (ﷺ)	۱۳
۱۰	ابن الذبیحین	۱۴
۱۱	طیب، طاہر ومطہر، صادق، مصدوق	۱۵
۱۲	مشہود، رؤف رحیم، مذکّر، مشاہد، صاحب، اُمی	۱۶
۱۳	برہان، سیّد، نور	۱۷
۱۴	مزمل	۱۸
۱۵	مدثر، مبارک، مہاجر، فاتح	۱۹
۱۶	خافض، صادع	۲۰
۱۷	اول، آخر، سید البشر، نبی التوبہؐ، نبی الرحمۃؐ ﷺ	۲۱
۱۸	معلم ومزکیؐ، رسولؐ	۲۴
۱۹	نبیؐ اور رسولؐ	۲۵
۲۰	مطاعؐ	۲۶
۲۱	سراج منیرؐ، مفہوم	۲۷
۲۲	مطاعؐ، متبوعؐ، داعیؐ، حکمؐ (ﷺ)	۳۰

انتساب

سید الکونینؐ رسول الثقلینؐ احمد مجتبیٰؐ
محمد مصطفیٰؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام!

مرحبا سید مکّی مدنیّ العربی !!
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

مرحبا ہمارے سردار، مکہ مدینہ والے، عرب کے باعث فخر، ہمارے دل وجان آپ پر سے قربان۔ آپؐ کا نام بھی کیا پیارا نام ہے

جو خالق اور مخلوق کے درمیان وسیلہ عظمیٰ اور برزخ کبریٰ ہیں

"صلی اللہ علیہ وسلم"

تمہید

کسی چیز کی پہچان کا عام ذریعہ نام ہوتا ہے یا کام ! مادّی ذرائع ہوں جیسے مکان‘ دوکان‘ تجارت‘ زراعت وغیرہ یا روحانی اسباب ہوں جیسے نماز‘ روزہ‘ زکواۃ‘ حج وغیرہ بس انسانی زندگی کا تانا بانا فکر و عمل ہیں۔ فکر و عمل اچھے بھی ہو سکتے ہیں اور برے بھی۔ اچھے کاموں کا تذکرہ آتا ہے تو آدمی بہت اچھے اور عمدہ نام کا مستحق قرار پاتا ہے اور اگر برے کردار کا حامل ہوتا ہے تو اس کو کوئی بھی اچھے نام سے یاد نہیں کرتا۔ اسی طرح جب کسی نام کی پیش کشی ہوتی ہے تو اسی مناسبت سے کام بھی سمجھ میں آتا ہے اور اگر کام عمدہ نہیں تو نام کا کیا مقام۔ پہلو مثبت ہو یا منفی بہرحال جیسے نام ویسے کام اور جیسے کام ویسے نام۔ تو معلوم ہوا کہ اللہ نے جتنی چیزیں پیدا کی ہیں ان کے بارے میں یہی اصول کارفرما ہے کہ اس کا نام کیا ہے؟ کام کیا ہے؟ اور مقام کیا؟ یہ ایسا واضح طریق ہے جس سے کسی چیز کو جانا پہچانا جاتا ہے۔ اب سمجھئے کہ اشیاء ہوں کہ ذوات سب کیلئے پہچان کا یہی ذریعہ ہے۔ آفس کا لفظ بولتے ہی آفس والوں اور جاننے والوں کے سامنے آفس کی تفصیلات رہتی ہیں۔ مکان کا لفظ استعمال کرتے ہی مکان اپنی تفصیل کے ساتھ جلوہ گر ہو جاتا ہے۔ زراعت کا لفظ استعمال کرتے ہی اس کی اپنی تفصیلات و لوازمات سامنے آجاتے ہیں۔ حکیم اور ڈاکٹر کا لفظ بولتے ہی حکمت اور ڈاکٹری کے معانی اور تقاضے اور خصوصیات سمجھ میں آنے لگتی ہیں۔

اسی طرح اللہ کو پہچاننے کیلئے اسماء الٰہی افعال الٰہی اور صفات الٰہیہ کو جاننا چاہئے۔

اسی طرح آقائے نامدار حضور اکرم ﷺ کے عرفان اور آپؐ کی پہچان کیلئے بھی آثار رسول اکرم ﷺ‘ اِفعال رسول اکرم ﷺ‘ صفاتِ رسول اکرم ﷺ اور ذاتِ رسولِ اکرم ﷺ کو جاننا چاہئے۔ بایں طور کہ آپ ﷺ کے نام کیا ہیں؟ آپ ﷺ کے کام کیا ہیں اور آپ ﷺ کا مقام کیا ہے؟

قرآن وحدیث کی روشنی میں، اولیاء کرام سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے متفرق مگر معتبر کتابوں کی روشنی میں انہی اسماء کو جاننا اور معانی و مفاہیم، صفات اور تقاضے اور حقائق کی نشاندہی اس چھوٹی سی کتاب میں ملحوظ رکھی گئی ہے۔

آپ ﷺ کے تمام ناموں کی وضاحت نہیں بلکہ ہماری دانست کے لحاظ سے چند ناموں کی وضاحت ہے۔ جتنے اسماء گرامی کے معنوں کی وضاحت ہوسکی ہے اسی کو غنیمت جان کر پیش کئے جا رہے ہیں۔ مزید ناموں کی تفصیلات کیلئے وقت بھی درکا ہے اور مزید تحقیق بھی کرنی ہے۔ اس کتاب کی اشاعت میں جن ساتھیوں اور معاونین نے تعاون کیا ہے ان کے شکریہ کے ساتھ اس تمہید کو بس کرتے ہیں اور اس تمہید کے آخری حصہ کو اس اہم رباعی اور ایک مشہور شعر سے مزیّن کرتے ہیں۔

یا صاحب الجمال ویا سیدالبشر
"من وجھک المنیر لقد نوّر القمر
لایمکن الثناء کماکان حقّہ"
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

رخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ
کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں
نہ دوکان آئینہ ساز میں

فقیر الی اللہ
شاہ محمد کمال الرحمٰن قاسمی
خطیب مسجد خدیجہ، ندیم کالونی، ٹولی چوکی، حیدرآباد

زمانی، مکانی اور خاندانی نسبتیں

نسبت عرب

ہمارے ملک کے مغربی جانب ایک سمندر ہے اس کے ایک کنارے پر ہندوستان اور دوسرے کنارے پر عرب کا ملک ہے۔ جس کا بڑا حصہ غیر آباد تھا۔ چونکہ یہی عرب کا ملک ہمارے پیغمبر ﷺ کا وطن ہے۔ اس نسبت سے عربی کہا جاتا ہے۔

نسبت حجاز

اس کے ایک طرف ہندوستان کا سمندر دوسری طرف خلیج ایران تیسری طرف لال سمندر ہے اور چوتھی طرف خشکی میں۔ یہ عراق اور شام کے ملکوں سے ملا ہوا ہے۔ جو حصہ بحر احمر کے کنارے لمبائی میں شام کی سرحد سے شروع ہو کر یمن کے صوبہ پر ختم ہوتا ہے حجاز کہلاتا ہے۔ چونکہ اسی آباد و شاداب حصہ میں زیادہ تر لوگوں کا رہنا بسنا ہوتا اس لئے اس علاقہ کی نسبت حجازی کہا جاتا ہے۔

نسبت مکہ مکرمہ

اللہ رب العزت نے اس دنیا میں انسانی ہدایت کیلئے انبیاءؑ کو مبعوث فرمایا سب سے پہلے حضرت آدمؑ کو بھیجا، ان کی اولاد میں حضرت نوحؑ مشہور ہوئے اور حضرت نوحؑ کی اولاد میں ابراہیمؑ جلیل القدر پیغمبر ہوئے ان کے دو بیٹے تھے ایک کا نام اسمٰعیلؑ تھا اور دوسرے کا نام اسحٰقؑ رکھا گیا تھا۔ حضرت اسحٰقؑ ملک شام میں آباد ہوئے اور حضرت اسمٰعیلؑ کو حجاز میں آباد کیا گیا حجاز میں مشہور شہر مکے و مدینہ طائف وغیرہ ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ نے بحکم الٰہی خانہ کعبہ کی تعمیر کی حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد بھی یہیں رہنے لگی اور اس مقام کا نام مکہ رکھا گیا۔ چونکہ آنحضور پر نور حضرت محمد ﷺ کی پیدائش اسی شہر میں ہوئی اس نسبت سے آپ کو مکی کہا جاتا ہے۔

مرحبا سید مکی مدنی العربی دل وجان باد فدایت چه عجب خوش لقبی

نسبت قریش

اور حضرت اسمٰعیلؑ کے متعلقین اور گھرانے کے لوگ بہت سے قبیلوں میں بٹے ہوئے تھے ان میں مشہور قبیلہ ''قریش'' کہلاتا تھا اور وہ کعبہ کا متولی تھا اور حاجیوں کا خصوصی خدمت گذار بھی تھا اور حضور اکرم ﷺ کا تعلق اسی قبیلہ سے تھا اسی لئے ''قریشی'' قرشی کے الفاظ بھی آپ کے اسماء میں شمار ہوئے۔

نسبت بنی ہاشم

پھر قبیلہ قریش خود بہت سے خاندانوں میں منقسم اور پھیلا ہوا تھا ان خاندانوں میں سے بنو ہاشم کو بڑی شہرت حاصل تھی حضرت ہاشم اس خاندان کے انتہائی فیاض اور نیک طینت فرد تھے ان کی اولاد بھی اسی طرح حاجیوں کو کھلانا پلانا آرام پہنچانا اور اس طرح کے قومی وملّی کام میں حصہ لینے والے تھے۔ چونکہ حضور اکرم ﷺ کا بھی اس خاندان سے تعلق تھا اس لئے اس مناسبت سے آپ ہاشمی کہلائے۔

نسبت مطلبی

ہاشم نے مدینہ میں بنو نجّار کے خاندان کی ایک لڑکی سے نکاح کیا تو ان سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ وہی لڑکا عبدالمطّلب کے نام سے موسوم ہوا۔ اور یہی آنحضور ﷺ کے دادا تھے۔ دادا سے منسوب ہو کر ہی آپ مطّلبی کا لقب پائے۔

عبدالمطّلب کی بڑی عمدہ شان تھی خوش نصیب تھے۔ عبدالمطّلب جن کا اصل نام شیبہ تھا۔ مگر عبدالمطلب سے مشہور ہوئے وہ کعبہ کے منتظم بھی تھے اور بہت سے اچھے اچھے کام کئے بالخصوص زمزم کنویں کو درست فرمایا تھا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دادی یثرب مدینہ کی رہنے والی اور نجّار کے خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان کے دس بیٹے تھے۔ ان میں چہیتے اور چھوٹے بیٹے عبداللہ تھے۔

جب حضرت عبداللہ ۱۷ برس کے ہوئے تو قریش کے ایک اور معزز خاندان بنوزہرہ کی لڑکی سے ان کی شادی ہوئی ان کا نام آمنہ تھا۔ یہی اپنے نبی اور پیغمبر آنحضرت حضرت محمد ﷺ کی والدہ اور امی جان تھیں۔ اس طرح مشہور قول کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پانچ سو اکہتر برس بعد ۱۲ ربیع الاول پیر کو آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

ان مذکورہ بالا تفصیلات سے زمانی، مکانی اور خاندانی نسبتیں واضح ہوئیں۔ آپ عربی ہیں، حجازی ہیں مکی ہیں، قریشی ہیں، ہاشمی ہیں مطلبی ہیں۔

مرحبا سید مکی مدنی العربی دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آپ ﷺ کی دو کنیتیں بہت مشہور ہیں:

(۱) **ابوالقاسمؐ**: جو آپؐ کے سب سے بڑے صاحبزادے کے نام پر ہے۔

(۲) **ابوابراہیمؐ**: جب حضرت ابراہیمؓ پیدا ہوئے تو جبرئیلؑ آئے اور فرمایا۔

السلام علیک یا ابا ابراہیم ﷺ

حضرت محمد ﷺ

محمد (ﷺ) ﷺ کا لفظ حمد سے بنا ہے کسی کے اخلاق حمیدہ اور کمالات واقعیہ کو محبت وعظمت کے ساتھ بیان کرنا حمد کہلاتا ہے۔ پھر باب تفعیل سے تحمید کے لفظ میں کمالات و محامد کو عظمت کے ساتھ کثرت سے ذکر کرنے کا مفہوم داخل ہے چونکہ محمد بن عبداللہ کے کمالات اصلیہ اور فضائل حقیقیہ کا محبت و عظمت کے ساتھ بار بار ذکر کیا جاتا ہے اسلئے آپؐ محمدؐ کہلائے۔

محمد ﷺ

اس جیسا نام اس سے پہلے کسی کا نہیں رکھا گیا تھا۔ عبدالمطّلب سے وجہ پوچھے جانے پر بتایا کہ میں نے اپنے خاندان اور قبیلے کے مروجہ ناموں کو چھوڑ کر یہ نام اسلئے رکھا کہ میرا بیٹا عبداللہ اوصاف محمود اور عادات مسعود رکھتا تھا اسلئے میں نے اس کا نام محمد رکھا۔

میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ بیٹا اور پوترا قوم کا بزرگ، فخر خاندان ہو دنیا بھر میں اس کی ستائش ہو

شاہ مدینہ آپ کا نام اچھے سے بھی اچھا ہے　　　آپ کا سچا پاک کلام اچھے سے بھی اچھا ہے
آپ کا وہ محمود مقام اچھے سے بھی اچھا ہے　　　کوثر و تسنیم کا جام اچھے سے بھی اچھا ہے
آپ کا نامِ مطہر جو دن بھر شب بھر لیتا ہے　　　آپ کا وہ ادنی سا غلام اچھے سے بھی اچھا ہے

اسم بھی محمدؐ ہے مسمّٰی بھی محمدؐ ہے۔ آپؐ کے مقام شفاعت کا نام محمود ہے آپ کی امت حمادون کے لقب سے روشناس ہے ساری کائنات آپ کی مدح خواں ہے اس معنی کر آپ محمدؐ ہیں۔

آپؐ نے چونکہ ساری دنیا میں اللہ کی سب سے بڑھ کر تعریف کی ہے اس لئے احمد سے مشہور ہیں۔

محمد رسول اللہ یہ مختصر سا جملہ علوم و عرفان کا سمندر ہے۔ حقائق و معارف کا دفتر ہے۔ صورت اور لوازمِ صورت کا مظہر ہے۔ صورتِ محمدیؐ مخلوق ہے۔ جسم محمدیؐ مخلوق ہے۔ قلب محمدی مخلوق ہے روح محمدیؐ مخلوق ہے۔ اسلئے کہ معلوم اعظم ہیں۔ نورِ اول ہیں ساری کائنات کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں کہ تمام کائنات بشمول عرش و فرش سب مخلوقات ہیں رسولؐ اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبر، علم وحی سے معمور، نبوت و رسالت سے ممتاز، وَمَا یَنْطُقُ عَنِ الْهَوٰی اور بے شمار خصوصیات سے موصوف ہیں۔

سورہ فتح میں عطاءِ رحمانی علم الٰہی کا وہ عظیم جملہ ہے جس کو تسلیم کئے بغیر ایمان ایمان نہیں اسلام اسلام نہیں علیؓ بن زید فرماتے ہیں کہ ابو طالب یہ شعر سناتے

وَشق من اِسمه لِیُجِلَّه　　　فذو العرش محمود وهذا محمدٌ

اللہ نے اپنے نام سے آپ کا نام بنایا تا کہ عظمت ظاہر ہو پس عرش والا محمود ہے اور آپ محمدؐ ہیں۔

صاحب قاموس علامہ مجد الدین فیروز آبادیؒ نے محمد کے معنیٰ لکھے ہیں وہ ذات جس کا حق پورا کر دیا گیا۔ یعنی قدرت کی جانب سے نوع انسان کو جس جس سرحد کمال تک پہنچانا مقصود تھا وہ حضرت محمد ﷺ پر پورا کر دیا گیا، قرآن حکیم کا ہر جملہ اور اس کی ہر آیت کسی نہ

کسی حیثیت سے آپؐ کے اخلاق وصفات سے تعلق رکھتی ہے تو اب کس طرح بتایا جائے کہ قرآن حکیم میں آپؐ کا ذِکر جمیل کتنی جگہ آیا ہے البتہ جن آیات میں آپؐ کے اسماء گرامی یا صفات عالیہ کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے یا آپؐ کو یَآاَیُّھَا النَّبِیُّ اور یَآاَیُّھَا الرَّسُوْلُ کہہ کر مخاطب کیا ہے اس کی تفصیل قرآن مجید کی سورتوں میں مختلف مقامات پر ملتی ہے۔

محمد	(الفتح)	احمد	(الصف)
عبد الله	(الکھف)	شاهد	(الاحزاب)
مبشر	(الاحزاب)	بشیر	(الاعراف)
نذیر	(العنکبوت)	مذکر	(غاشیه)
سراج منیر	(الغاشیه)	داعی الی الله	(الاحزاب)
حق	(یونس)	عزیز	(توبه)
رؤف	(توبه)	رحیم	(توبه)
امین	(دخان)	نور	(مائده)
نعمة	(بقره)	هادی	(روم)
رحمة	(انبیاء)	طٰه	(طٰه)
یٰسین	(یٰسین)	المزمّل	(مزمل)
المدثّر	(مدثر)	منذر	(نمل)
خاتم النبیّین	(احزاب)	نبیؐ	(ال عمران)
رسول	(ال عمران)	شهید	(الحج)
عبد	(الفرقان)	برهان	(نساء)

نوٹ: اس کے علاوہ اور بہت سے نام آیات وروایات سے مستفاد ہیں۔

بخاری کی روایت میں ایک جگہ پانچ ناموں کا تذکرہ ہے۔ محمدؐ، احمدؐ، ماحیؐ، حاشرؐ، عاقب اس روایت کی شرح میں حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ فرماتے ہیں کہ پانچ کا یہ عدد حصر کیلئے نہیں ہے۔ آپؐ نے اس جگہ اپنے ان اسماء وصفات کا ذکر فرمایا ہے جو کتب سابقہ اور امم ماضیہ میں آپ سے متعلق معروف ومشہور ہیں۔

بعض اور آیات و روایات سے حسب ذیل اسماء بھی خصوصیت سے معروف و مشہور ہیں

المتوکل - المختار - المصطفیٰ - الشفیع

المشفع - الصادق - المصدق .

مشہور محدث ابوبکر بن عربیؒ نے شرح ترمذی میں ان کی تعداد چونسٹھ بتائی ہے۔ بعض ۹۹ ذکر کئے ہیں اور بعض نے ۳۰۰ ذکر کئے ہیں۔ بعض نے ایک ہزار صفات تک شمار کیا ہے۔ مگر یہ کثرت اس لئے بھی درست نہیں کہ اس شمار میں ان تمام انتسابات کو بھی شامل کرلیا گیا ہے جو کسی مناسب حال آپ کی جانب منسوب ہیں اور یہ حقیقت بھی قابل ذکر ہے کہ آپؐ کے یہ اسماء وصفات کا آپ کی عملی زندگی اور طبیعت وفطرت کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ (مستفاد از ہدایت کے چراغ)

دونوں عالم میں بول بالا ہے   پیکر نور کملی والا ہے
محو معراج ہیں سراج منیر   فرش سے عرش تک اجالا ہے
رب کو سجدے میں کرلیا راضی   رنگ سرکار کا نرالا ہے
مع فرشتوں کے آپؐ ہی پہ صلواۃ   بھیجنے والا حق تعالیٰ ہے
آپؐ کا کام اسوہ حسنہ   لائق پیروی ہے اعلیٰ ہے

احمد ﷺ

وَاِذْ قَالَ عِیْسٰی بْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ (القف)

اور یاد کرو عیسیٰ بن مریمؑ کی وہ بات جو انھوں نے کہی تھی کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں تصدیق کرنے والا ہوں اس توریت کی جو مجھ سے پہلے آئی ہوئی موجود ہے اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسولؐ کی جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔

حضورؐ کا خصوصی تعارف، وضاحت وصراحت کے ساتھ بیان، اللہ کا زبردست اعلان اور صاحب نبوت ورسالتؐ کی بہت پہلے سے پہچان کرائی جاتی رہی۔

ایک اور مقام پر قرآن میں فرمایا گیا ہے **وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْل** اہل تحقیق نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی روایت میں بتلایا حضورؐ نے فرمایا **اَنَا مُحَمَّد، اَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْحَاشِرُ** یعنی میں محمد ہوں، میں احمد ہوں میں حاشر ہوں۔ احمد کے دو معنی آتے ہیں ایک وہ شخص جو اللہ کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والا ہو اور دوسرے معنی وہ شخص جس کی سب سے زیادہ تعریف کی گئی ہو۔

صلی اللہ علیہ وسلم

ماحیؐ: ایک اسم مبارک ماحی ہے یہ لفظ محو سے بنا ہے اس کے معنی مٹانے کے ہیں۔ آپؐ کی برکت ومحنت سے اللہ نے کفر وشرک کو محو کیا اور مٹایا اسلیئے ماحی سے موسوم ہوئے۔

حاشرؐ: چونکہ سب سے پہلے آپؐ محشور ہوں گے اور سارے انسان آپؐ کے بعد محشور ہونگے یعنی اٹھائے جائیں گے تو ان تمام کے حشر کا سبب آپؐ ہوئے اس لئے حاشر نام رکھا گیا۔

عاقبؐ: تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد عقب یعنی آخر میں مبعوث کئے گئے اور بعد میں تشریف لائے اس لئے آپؐ کے اسماء گرامی میں یہ نام موجود ہے۔

مصطفیٰؐ: یہ آنحضرت ﷺ کے خصوصی اسماء میں سے ہے بلکہ بطور علم آپؐ کیلئے مستعمل ہے۔ اصطفاء کے معنی چنیدہ، برگزیدہ، منتخبہ کے آتے ہیں۔ قرآن میں کئی پیغمبروں کیلئے اس لفظ کا استعمال ہوا ہے۔ وحی کا نزول اور خصوصی کیفیات وخصوصی صفات اور خصوصی افعال اس کا سبب خاص ہے۔ اب عرف خاص کے اعتبار میں صرف حضور ﷺ کیلئے یہ نام ہے۔

اس انتخاب خاص اور خصوصی منزل اصطفاء کے باب میں ڈاکٹر اقبالؒ نے کیسی پیاری بات کہی......

بہ مصطفیٰ بہ رساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

آپؐ کو اللہ نے ایسا عظیم المرتبت اور منتخب بنایا ہے کہ اُمّی ہونے کے باوجود انسانوں میں کوئی آپؐ کا معلم نہ ہوا بلکہ آپؐ خود معلم کائنات ہوئے اور ایسے منتخب ہوئے کہ آپؐ کی ربوبیت و تربیت حق تعالیٰ ہی نے فرمائی۔ ایسا عظیم الشان بنایا تھا جس پر قرآن و حدیث دلالت کرتے ہیں۔ انبیاء سابقین جن کی بشارت دیتے آئے ہیں اور اب دین اسلام ہر قسم کے تغیر سے محفوظ ہے اور آپؐ کی حیات طیبہ اتنی واضح اور تعلیمات اتنی تفصیلات سے موجود ہیں کہ گویا حضورؐ ابھی اس عالم میں ہیں اس لئے آپؐ کے بعد کسی نبیؑ اور رسولؑ کی قطعی ضرورت نہیں۔ آپؐ کی نبوت و رسالت تا قیامت قائم و دائم ہے۔

ابن الذبیحین

آنحضرتؐ کے دادا عبدالمطلب نے ایک منت مانی تھی کہ اگر انہیں دس بیٹے ہوئے تو ایک بیٹا اللہ کے نام پر قربانی کر دوں گا۔

عبدالمطلب بیٹوں کو لیکر خانہ کعبہ میں آئے اور وہاں قرعہ اندازی ہوئی قرعہ حضرت عبداللہ کے نام نکلا۔ عبدالمطلب کو تمام بیٹوں میں ان سے زیادہ محبت تھی۔ حلیم و متین تھے، وجیہ و جمیل بھی تھے۔ سب بھائی بہنوں کے محبوب تھے۔ عبدالمطلب کو فکر لاحق ہوئی منت پوری کرنی ہے جب وہ عبداللہ کو لے کر قربان گاہ چلے تو بھائی بہنوں اور دوسرے لوگوں نے کہا کہ کسی اور کو قربان کرو۔ عبداللہ کو بچالو...... قریش نے ایک تجویز یہ پیش کی کہ دس اونٹوں اور عبداللہ میں قرعہ ڈالو۔ چنانچہ ویسا ہی کیا گیا اور اہل عرب کے پاس خون بہا دس اونٹ تجویز تھے اس پر عمل کرنے کیلئے قرعہ ڈالا گیا لیکن قرعہ پھر بھی عبداللہ کے نام نکلا، اس طرح

دوبارہ سہ بارہ ہوتا رہا۔ دس دس اونٹ اضافہ کئے جاتے رہے یہاں تک کہ سو اونٹوں پر نوبت پہونچی۔ اب اونٹوں پر قرعہ آیا احتیاطاً مزید قرعہ ڈالا گیا دوسری تیسری مرتبہ قرعہ سو اونٹوں کے نام نکلا۔ چنانچہ سو اونٹ قربان کردیئے گئے اور حضرت عبداللہ بچالئے گئے۔

اس طرح آپ **ابن الذبیح** ٹھہرے اور دوسرے حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کے حکم سے حضرت اسمٰعیل کو ذبح کرنا چاہا تھا مگر اللہ کی طرف سے مینڈھا ذبح کیا گیا اور حضرت اسمٰعیلؑ بچالئے گئے اس طرح آپ کے سلسلہ حسب نسب کی حفاظت ہوئی اور آپ **ابن الذبیحین** کہلائے۔

طیبؐ: انکا نسب محفوظ ان کی ذرّیت اور انکا عنصر رذائل اور نجاستوں سے پاک ہے

طاہرؐ: وہ حسب نسب میں عالی اور آپؐ کے تمام آباء اولین جو اسی نور کے حامل تھے سفاح سے پاک رہے۔

طاہر و مطہرؐ: وہ فکر و عمل کے اعتبار سے انتہائی پاکیزہ تھے۔ جنہوں نے ان کے افکار، گفتار کردار قبول کئے اور تعلیم قبول کی چنانچہ طہارت ظاہری و باطنی کی بناء انہوں نے اپنے متبعین کو پاک ٹھیرایا۔

صادقؐ: منازل روحانی میں صدق کا درجہ اعلیٰ ہے صدق ہی روح اعمال ہے معیار احوال ہے۔ باب دربار ذوالجلال ہے قرآن میں بعض انبیاء علیہم السلام نے لسان صدق کی دعا مانگی۔ حضورؐ صادق ہیں قبل از نبوت آنحضرتؐ اسی نام سے مشہور اور لقب سے ملقب تھے۔

وَالَّذِیْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ.

حضورؐ کی پیروی کرنے والے متبعین اسی صدق سے مراتب پر فائز ہوئے۔

مصدوقؐ: ان کے صدق پر زمین آسمان گواہ ہے۔ عیسائیوں کے رہبان و احبار نے تصدیق کی۔ لات و منات و عزیٰ بتوں کے پجاریوں نے بھی اپنے باطل ہونے کا اعتراف کیا اور حضورؐ کی سچائی کے معترف ہوئے۔

مشہودؐ: انبیاء کرامؑ شاہد ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشہود ہیں اور حضورؐ کے آنے کی اطلاع دی ہے۔ حلیہ، مقام ولادت، ہجرت، نزول وحی اور حضور اکرمؐ کی پاک تعلیمات کا ذکر فرمایا ہے۔ لہذا حضور انور انبیاءؑ کی زبان پر مشہود ہیں۔

رؤف رحیمؐ: یہ دونوں نام اللہ کے اسماء میں سے ہیں اور اللہ ہی کے کلام میں حضور انورؐ کا بالمؤمنین رؤف رحیم ہونا مسلّم ہے۔ رأفت و رحمت کی تفصیلات کیلئے سیرت رحمۃ للعلمین پڑھیے۔

مذکّرؐ: مخالفین کے پاس جاتے کلمہ کی تذکیر فرماتے۔ مخالفین کے پتھر کھاتے مگر تذکیر فرماتے وہ میدان جنگ میں نرغہ اعداء میں ہوتے اعضاء مجروح ہوتے پھر بھی تذکیر فرماتے۔ بستر پر پڑے ہوتے دردسر اور ناتوانی کے غلبہ میں بھی وہ تذکیر میں مشغول رہے۔ اسلئے مذکر ہیں۔ اللہ نے فرمایا **فَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ.**

مشاہدؐ: حضور اکرم ﷺ کی شہادت واقعات صحیحہ کو کتمان سے بروز میں لے آتی ہے۔ آپ کی شہادت بے خبروں کو باخبر بناتی ہے۔ بے علم کو عالم بناتی ہے۔ غائب کو مثل حاضر بناتی ہے۔ آپؐ نے الوہیت کی شہادت دی اور اپنی مکمل خصوصیت کے ساتھ اپنی نبوت و رسالت کی شہادت دی۔

صاحبؐ: اس کے معنی ساتھ رہنے والے کے ہیں۔ منکرین بھی حضورؐ کو صاحب قریش کے نام سے یاد کرتے تھے۔ حضرت مسیحؑ نے حضورؐ کا نشان انہی الفاظ میں دیا ہے کہ وہ تمہارے ساتھ رہیں گے وہ باعتبار عقیدہ و عمل نوع انسانی کے ساتھ ساتھ اس وقت تک رہیں گے جب تک خود یہ نوع انسانی باقی رہے گی۔

امّیؐ: جن کو حروف کتابی اور نقوش مرتبہ کی ضرورت نہیں اور آپ پڑھے لکھے نہ تھے مگر:

ایسے تھے آپ امّی لقمی کھولی زباں جسدم
دم بھر میں بے زباں تھے سارے زبان والے

برہانؐ: یعنی حجۃ اللہ ہیں اور ان کی ذات بذات خود ایک روشن دلیل ہے۔

سیّدؐ: آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے **انا سید ولد آدم ولا فخر**۔ یہ کوئی غرور کی بات نہیں۔ اظہار حقیقت ہے کہ میں تمام بنی آدم اور تمام نوع انسانی کا سردار ہوں۔

یا صاحب الجمال ویا سید البشر　　من وجھک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ　　بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

نورؐ: آپ کے اس جہاں میں تشریف لانے سے پہلے ہی آپ کے آثار و انوار اور برکات کا ظہور ہو رہا تھا۔ ابتدائے آفرینش ہی سے اس نور اعظم کی خوبیوں پر روشنی پڑ رہی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کارکنان قضاء و قدر نے اس میں کوئی بزم ترتیب دی ہے۔ عالم قدس سے لے کر دنیائے فانی تک نور جلوہ ریز تھا۔ جس رات آپ کی ولادت باسعادت ہوئی اس رات سے پہلے کبھی وہ ایسی نہ دیکھی گئی تھی۔ عالم امکان کا پتہ پتہ اور ذرّہ ذرّہ نور میں نہایا ہوا تھا دنیا حیران تھی آج کیا ہونے والا ہے۔ بوقت ولادت کمرہ خوشبو سے معطر اور سارا گھر بقعہ نور بنا ہوا تھا۔ آخر دعائے خلیل اور نوید مسیحا پوری ہوئی آقا کی ولادت باسعادت ہوئی۔ امّی جان آمنہؓ فرماتی ہیں کہ ولادت کے وقت مجھے تکلیف نہیں ہوئی نہ کوئی آلائش نکلی۔

ہوئی بطن آمنہ سے ہویدا　　دعاء خلیل و نوید مسیحا

آپ اپنی ذات کے اعتبار سے نہ صرف نوع بشر میں داخل ہیں بلکہ افضل البشر ہیں۔ نہ صرف نوع انسان میں داخل ہیں بلکہ نوع انسان کے سردار ہیں۔ نہ صرف حضرت آدم علیہ السلام کی نسل سے ہیں بلکہ آدمؑ اور اولاد آدمؑ کے لئے سرمایہ صد افتخار ہیں۔

خود ارشاد نبویؐ ہے **انا سید والد آدم یوم القیامۃ** (مشکوٰۃ)

میں اولاد آدمؑ کا سردار ہوں قیامت کے دن۔ اسلئے آپ کا بشر، انسان اور آدم ہونا نہ صرف آپؐ کیلئے طرّہ افتخار ہے بلکہ آپؐ کے بشر ہونے سے انسانیت اور بشریت رشک ملائکہ ہے۔ جس طرح آپ اپنی نوع کے اعتبار سے بشر ہیں اسی طرح آپ صفت ہدایت کے لحاظ سے ساری انسانیت کیلئے نور ہیں یہی نور ہے جس کی روشنی میں انسانیت کو خدا کا

راستہ مل سکتا ہے اور جس کی روشنی ابد تک درخشندہ و تابندہ رہے گی۔ (اختلاف امت اور صراط مستقیم)

حضرت حکیم الامت تھانویؒ نے حضورؐ کے نور اور اس کی بعض روایات سے عرش و کرسی لوح و قلم اور ساری کائنات کے نور سے بننے کا تذکرہ بھی کیا ہے اسکی اپنی تعبیرات ہیں لیکن اس میں غلو یا غلط تعبیر روا نہیں۔ جن روایات میں نور محمدی کو پہلے پیدا کئے جانیکا تذکرہ ہے انہی روایات سے صراحت سے نور محمدی کا مخلوق ہونا معلوم ہوتا ہے۔ خوب سمجھئے۔

مزملؐ: جب آنحضورؐ چالیس برس کے ہوئے تو آپ کو منجانب اللہ خلوت محبوب بنادی گئی پھر غار حرا میں مصروف مراقبہ رہے۔ ایک دن اللہ کے حکم سے حضرت جبرئیلؑ انسانی شکل میں نازل ہوئے اور سورہ علق کی ابتدائی پانچ آیتیں لے کر اترے اور فرمایا آپ پڑھیے۔ آپؐ نے کہا میں پڑھنا نہیں جانتا۔ حضرت جبرئیلؑ نے آپ کو اپنے سینے سے لگایا اور زور سے بھینچا اسی طرح دوسری مرتبہ، تیسری دفعہ فرمایا پھر کہا پڑھیئے **اِقْرَاْ بِسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ** (الآیۃ)

حضرت جبرئیلؑ اس کے بعد غائب ہوگئے۔ آپؐ، فرشتے جبرئیلؑ کی آمد، کلام الٰہی کی عظمت، نزول وحی کا بوجھ اور ذمہ داری کے احساس سے مضطرب ہوگئے اور حضرت خدیجہؓ سے کہا ''زملونی زملونی'' مجھے کمبل اڑھادو۔

حضرت خدیجہؓ نے حکم کی تعمیل کی اور پاس بیٹھی رہیں جب کچھ افاقہ ہوا حضورؐ کو کچھ سکون ہوا۔ آپؐ نے سارا واقعہ بیان فرمایا اور کہا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہوگیا ہے۔

حضرت خدیجہؓ نے تسلی دی کہ نہیں اللہ تعالیٰ کبھی آپ کو رسوا نہ کرے گا آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ ہمیشہ سچ بولتے ہیں، ناداروں کی کفالت کرتے رہے ہیں۔ مہمان نواز ہیں۔ اگر کسی پر کوئی مصیبت آپڑے تو آپؐ ان کے مددگار بن جاتے ہیں۔ آپؐ میں تمام اخلاقی خوبیاں موجود ہیں۔

آپؐ کو تسلی بھی ہوئی اور اطمینان بھی حاصل ہوا۔ اور حق تعالیٰ نے بھی اس پیارے آقاؐ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا **یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ** پھر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائی کے احکام دیئے

مزملؐ: ان کی آنکھیں دنیائے تیرہ وتار کے بدنما چہرہ کونہیں دیکھ سکتیں۔ ان کے کان عالم زور کے کذب و بہتان کو نہیں سن سکتے وہ متفکر ہو کر یکسوئی کیلئے غار حرا کے خلوت کدہ میں چلے جاتے ہیں آپ کی پاکیزہ فطرت کے مطابق تجلیات قدسیہ کو آپ کیلئے کھول دیا جاتا ہے ملکوت اعلیٰ کے مظاہر کو ظاہر کر دیا جاتا ہے۔ کلام لم یزل سامعہ نواز بن جاتا ہے اس وقت ترہبّ اور تبتّل کا راز آشکار کر دیا جاتا ہے۔ قدرت ربانیہ نے یہ ساری چیزیں مزمل کو بتلائیں سارا دن مخلوق کی رہنمائی اور خلق خدا کی خدمت اور حقوق العباد کی ادائی میں اور رات خدا کے حضور میں معروضات پیش کرنے میں گذر جاتی ہے یہ انذار و تبشیر بعض کیلئے دلیل راہ بن جاتی ہے۔ اور بعض کیلئے انجام کو قریب کر دیتی ہے۔

مدثرؐ: مدثر کے معنی بعض تعبیرات میں بتلایا گیا ہے کاشانہ عالم حضور ﷺ کے علو مراتب کے مقابلے میں ایک آشیانہ کی حیثیت رکھتا ہے اور آنحضرتؐ کا اس آشیانے کو درست فرمانا اہل عالم کے مادی و روحانی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ یہ تکمیل انذار، تطہیر خلائق از علائق مادی و قلبی کی تدابیر سے فرمائی گئی۔ ظاہری و باطنی کو دور فرما کر طہارت ظاہری و باطنی سے اہل عالم کو مطہر بنانا اسی مدثر کا کام ہے۔

مبارکؐ: یہ لفظ برکت سے بنا ہے جو لغوی طور پر اونٹ کے بیٹھنے کا مفہوم رکھتا ہے۔ استقرار دوام کے معنی بھی لئے جاتے ہیں۔ آپؐ کے آثار، افعال، صفات اور ذات سب کے سب مبارک ہیں۔

آقاؐ ہادی عالم ہیں۔ جہاں پہنچے جم گئے اور اسلام کو استقرار اور دوام مل گیا۔

مہاجرؐ: جس طرح ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ، موسیٰ اور ہارون علیہم السلام اور دیگر انبیاءؑ نے دین کی حفاظت و اشاعت کیلئے تقاضے اور حکم الٰہی کی بناء وطن کو چھوڑا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ ہجرت فرمائی اس طرح حضورؐ نے ہجرت فرمائی۔ اس لئے حضورؐ مہاجر ہیں۔

فاتحؐ: قرآن میں سورہ فتح موجود ہے اس میں صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے ضمن میں حضورؐ کی فتح مبین کا اعلان کیا گیا ہے۔

حضورؐ نے اپنے علم سے ناواقفوں کے سینے کھول دیئے۔ ملکوں کے بڑے بڑے بادشاہ اپنے اپنے ممالک میں متصرف ہیں لیکن ان کے دل و دماغ کو حضورؐ نے فتح کرلیا ہے۔ آپ ﷺ کا نام فاتح ہے چونکہ آپ کے وسیلہ سے دروازہ ہدایت مفتوح ہوا۔ نیز آپ کی بدولت آپ ہی کی اتباع سے جنت کے دروازے کھلیں گے

سرنگوں ترے حضور خسروان کج کلاہ　　زہد مملکت شکار فقر سلطنت پناہ
عرصہ حنین و بدر تیرے عزم کے گواہ　　گہ امام عابدان گاہ قائد سپاہ
تیری ذات پاک کی شان کیا کروں بیاں　　ایک شمع نور کی سیکڑوں تجلیاں

خافضؐ: یہ اسم مبارک ارشاد ربانی ہے۔ وَاخۡفِضۡ جَنَاحَکَ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ سے مستفاد ہے۔ پرندوں کو دیکھو وہ اپنے بچوں کی تربیت کیسی محبت کیسے پیار اور کیسی ہوشیاری اور کیسی نگہداشت سے اپنے شہپروں کے نیچے رکھ کر کرتے ہیں اہل ایمان کے ساتھ نبی کی محبت رسول کا پیار اور نگہداشت اور آقا کا اپنی امت کے ساتھ سلوک اس مثال سے کہیں بڑھ کر تھا وہ روح الحق ہے اس میں آپ کے کام، شان اور علامات کا اعلان کیا گیا ہے۔ صداقت کی تعلیم دینا اس کا خاصہ۔ طالبان خاک نشین کو پستی سے اٹھا کر زندگی کے بلند ترین مقام پر پہنچانے کی سعی آپ کا کام ہے۔ زندگی بخش کلام آپ کا خاصہ ہے وہ مردہ قلوب کو زندگی عطا کرتا ہے۔ وہ حق کو بلند و بالا کرتے ہیں اور باطل کو جھکا کر دم لیتے ہیں۔

صادعؐ: قرآن کا اعلان ہے اے نبیؐ آپ انہیں صاف صاف سنا دیں مثلاً اِنَّکُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَہَنَّمَ۔

اس طرح بت پرستوں کو صاف صاف سنانے والے تھے۔ اس طرح قُلۡ یٰۤاَہۡلَ الۡکِتٰبِ لَسۡتُمۡ عَلٰی شَیۡءٍ وغیرہ الفاظ کے ذریعہ مصر، شام، یمن اور یوروپ کے ملکوں میں پھیلے ہوئے مسیحیوں کو صاف صاف سنانے والے۔

اسی طرح وہ ہر کلمہ گو انسانوں کو بھی فرماتے ہیں: قُلۡ اِنِّیۡ لَاۤ اَمۡلِکُ لَکُمۡ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا قُلۡ اِنِّیۡ لَنۡ یُّجِیۡرَنِیۡ مِنَ اللّٰہِ اَحَدًا۔

اس طرح قریبی رشتہ داروں کو بھی آپ نے کھلم کھلا دوٹوک پیغام سنایا اور فَاصْدَعْ بِمَاتُؤمَرُ کی تعمیل کی۔

اوّلؐ: آپ اول بھی ہیں بایں طور کہ آپ کا نور سب سے پہلے پیدا کیا گیا۔ جیسا کہ فرمایا گیا **کنت نبِیًّا و آدم بین الماء والطین** (ترمذی) یعنی میں اسی وقت سے نبی ہوں جب کہ حضرت آدمؑ کا خمیر مٹی اور پانی کے درمیان گوندھا جا رہا تھا۔

آخرؐ: فرمایا: **انا خاتم النبیّین لانبی بعدی** یعنی میں آخری پیغمبر ہوں میرے بعد کوئی نبی اور پیغمبر نہیں۔

سید البشرؐ ہیں: پوری اقوام میں آپ کی سیادت مسلّم ہے پوری کائنات ارضی وسماوی میں آپؐ سرور عالم ہیں اور یہی شان ہے طٰہٰ کی:

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

نبی التوبہؐ: یعنی آپؐ کی شریعت میں گناہوں کی معافی کیلئے محض توبہ اپنی شرائط کے ساتھ کافی ہے۔ بخلاف بعض امتوں کے ان میں قبولیت توبہ کیلئے قتل نفس بھی شرط تھا اور دیگر شرائط تھیں۔

نبی الرحمۃؐ: کافروں کیلئے دنیا میں اس طور پر رحمت کہ پہلی امتوں کی طرح ان پر عذاب نہیں آتے اور مسلمانوں کیلئے دنیا و آخرت دونوں میں رحمت ہیں۔ سارے عالم کیلئے بھی رحمت ہیں کیونکہ عالم کا بقاء دین کے ساتھ مربوط ہے اور دین و شریعت آپ کی ذات پر ایمان سے مربوط ہے۔

بعض نام ایسے ہیں کسی وصف خاص اور وصف غالب پر دلالت کرنے والے ہوتے ہیں۔ اگر ہر وصف سے ایک نام نکالا جائے تو بلا مبالغہ سینکڑوں نام ہو جاتے ہیں اور بعض نام آیات و روایات سے سمجھ میں آ جاتے ہیں۔ جس طرح اللہ کے اسم ذاتی اور اسم

وصفی کا فرق آپ حضرات کو بتلایا گیا اسی طرح آنحضور پر نور ﷺ کے بھی محمدؐ و احمدؐ اسماء ذاتیہ ہیں اور باقی اسماء صفاتی کہلاتے ہیں۔

بلاشبہ آپ خدا پرست انسانوں کیلئے بشیر ہیں اور فتنہ جو مفسدوں کیلئے منذر و نذیر ہیں۔ روز قیامت صادق کاذب دونوں پر شاہد و شہید ہیں۔ حقیقت طلب کرنے والوں کیلئے مذکر اور ناصح ہیں۔ راہ حق سے بھٹکنے والوں کیلئے ہادی اور خدا بیزار انسانوں کیلئے داعی ہیں۔ آپؐ کا وجود کائنات کیلئے رحمت ہے۔ جہل و شرک کیلئے نور ہیں اور پیغام الٰہی پہنچانے کیلئے نبیؐ اور رسولؐ ہیں۔ مصائب و آلام میں اور نوع انسانی کی ہدایت کیلئے رؤف اور رحیم ہیں۔ آپ کی صداحق ہے اور اپنی ذات میں صادق اور امین ہیں۔

روایت ابن عمرؓ میں ہے کہ آپؐ اللہ کے بندے اور پیغمبرؐ ہیں، متوکل ہیں۔ نہ بدخلق ہیں نہ بدمزاج۔ نہ بازاروں میں شور مچاتے پھرتے ہیں۔ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے بلکہ معاف کر دیتے ہیں۔ اور حضرت عمرؓ کی روایت میں ایک مضمون اس طرح ہے جب حضرت آدمؑ سے لغزش ہوئی تو انہوں نے محمد ﷺ کے واسطے سے معافی کی درخواست کی۔ تو اللہ نے آدمؑ سے پوچھا تم نے انہیں کیسے پہچانا حالانکہ میں نے ان کو ابھی پیدا بھی نہیں کیا تو انہوں نے کہا مجھے خاص دست قدرت سے پیدا فرمایا اور میرے اندر روح پھونکی تو میں نے جو سر کو اٹھایا تو عرش کے پایوں پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں نے معلوم کر لیا کہ آپ نے اپنے نام پاک کے ساتھ ایسے ہی شخص کا نام ملایا ہوگا جو آپ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارا اور محبوب ہوگا تو حق تعالیٰ نے فرمایا تم سچے ہو وہ میرے پیارے اور محبوب ہیں اور ان کے واسطے سے درخواست کی ہے تو میں نے تمہاری مغفرت کر دی اگر محمدؐ نہ ہوتے تو میں تم کو بھی پیدا نہ کرتا اور حق تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ تمہاری اولاد میں ہیں۔ سب انبیاء علیہم السلام سے آخری نبیؐ ہیں۔ اسی لئے آپؐ صاحب لولاک لما خلقت الافلاک کہلاتے ہیں۔ حضرت والد صاحبؒ کا شعر ہے:

شان لولاک ہوئی سرمۂ مازاغ ہوا　　آپؐ کی ہے یہ نئی شان رسول عربیؐ

روایات مذکورہ سے حضور اکرم ﷺ کا متوکل ہونا ''محبوب'' ہونا اور آخری نبیؐ ہونا معلوم ہوتا ہے اور اس روایت سے آپ کا ''اول الانبیاء'' ہونا معلوم ہوتا ہے جس میں فرمایا کہ میں اسی وقت سے نبی ہوں جب کہ آدمؑ ابھی مٹی اور پانی کے بیچ تھے۔

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا الَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ. فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَکَلِمَاتِہٖ وَاتَّبِعُوْہُ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ (اعراف)

آپ کہہ دیجئے اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں جس کی بادشاہی ہے تمام آسمانوں میں اور زمین میں، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے سو اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے نبی امیّ پر بھی جو کہ اللہ پر اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کا اتباع کرو تا کہ تم راہ راست پر آ جاؤ۔ اس مذکورہ آیت سے آپ کا رسول ہونا، نبی امّی ہونا مومن ہونا، متبوع ہونا معلوم ہوتا ہے۔

یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ اے رسولؐ جو کچھ آپ کے رب کی جانب سے آپ پر نازل کیا گیا ہے سب پہنچا دیجئے اور اگر آپؐ ایسا نہیں کریں گے تو آپؐ نے اللہ کا ایک پیغام بھی نہیں پہنچایا۔

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا. فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْا فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ. اور تم اللہ کی اطاعت کرتے رہو اور رسولؐ کی اطاعت کرتے رہو اور احتیاط رکھو اور اگر اعراض کرو گے تو یہ جان لو کہ ہمارے رسولؐ کے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے۔

ان آیات سے حضور اکرم ﷺ کا ''مبلغ'' ہونا واضح طور پر معلوم ہوتا ہے۔

لَقَدْ جَآئَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبرؐ تشریف لائے جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہارے لئے مشقت کی بات نہایت گراں گذرتی ہے جو تمہاری منفعت کے

بڑے خواہشمند رہتے ہیں۔ ایمانداروں کے ساتھ بڑے ہی مشفق ومہربان ہیں۔ اس آیت سے آنحضرتؐ کا ''عزیز'' ہونا ''حریص'' ہونا ''رؤف'' اور ''رحیم'' ہونا واضح طور پر معلوم ہوتا ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِیْرًا اور ہم نے آپ کو بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

معلم ومزکیؑ

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ آیَاتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ (ال عمران)

حقیقت میں اللہ نے مسلمانوں پر احسان کیا جبکہ ان میں ان ہی کی جنس سے ایک ایسے پیغمبرؑ کو بھیجا کہ وہ ان لوگوں کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کا تزکیہ کرتے رہتے ہیں اور ان کی کتاب وحکمت کی باتیں بتلاتے ہیں اس آیت سے آنحضورؐ کا ''معلم'' اور ''مزکی'' ہونا ثابت ہوتا ہے۔

رسولؑ

وَاَرْسَلْنٰکَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف پیغمبرؑ بنا کر بھیجا ہے۔

کَمَا اَرْسَلْنَا فِیْکُمْ رَسُوْلًا مِّنْکُمْ یَتْلُوْا عَلَیْکُمْ آیَاتِنَا وَیُزَکِّیْکُمْ وَیُعَلِّمُکُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُعَلِّمُکُمْ مَالَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ جس طرح تم لوگوں میں ہم نے ایک رسول بھیجا تم ہی میں سے جو ہماری آیات واحکام پڑھ پڑھ کر تم کو سناتے ہیں اور تم کو ایسی باتیں تعلیم کرتے ہیں جن کی تم کو خبر بھی نہیں تھی۔ (اس آیت مذکورہ سے آپ کا معلم ومزکی ہونا معلوم ہوتا ہے)۔

تِلْکَ آیَاتُ اللّٰہِ نَتْلُوْھَا عَلَیْکَ بِالْحَقِّ وَاِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ (بقرہ)

یہ اللہ کی آیات ہیں جو صحیح صحیح طور پر ہم تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور آپ بلاشبہ پیغمبروں میں سے ہیں (اس مذکورہ آیت سے آپ کا رسول ہونا معلوم ہوتا ہے)۔

نبی اور رسولؐ

رسالت کے لفظی معنی کسی بات یا پیغام کو دوسروں تک پہونچانا اور شریعت میں رسالت اس منصب کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنی ہدایت اور اپنے احکام بندوں تک پہونچاتا ہے۔ اسی طرح نبوت کا لفظی معنی خبر دینا ہے اسی سے نبی نکلا ہے۔ شریعت میں نبوت بھی رسالت کی طرح وہ منصب ہے جس کے ذریعہ غیب کی خبریں بندوں تک پہنچتی ہیں اور جس ذات گرامی کو یہ منصب ملتا ہے اسے نبی کہتے ہیں۔

رسول عام طور پر ان انبیاء کرام علیہم السلام کو کہا جاتا ہے جن پر اللہ کی طرف سے کوئی کتاب نازل ہوئی ہے اور نبی ان حضرات کو کہا جاتا ہے جن پر خود کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی ہے بلکہ وہ اپنے سے پہلے گذرے ہوئے یا ان کے زمانہ میں موجود کسی نبی کی کتاب ہی کے احکام کی تبلیغ کرتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جن کو نبی یا رسول منتخب کرتا ہے وہ اپنی فطرت اپنے اخلاق و کردار کے اعتبار سے ہر زمانہ کے سارے انسانوں سے بہتر ہوتے ہیں اور اس سے بڑھ کر ان کے مرتبہ کو جو چیز سب سے زیادہ اونچا کر دیتی ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ ان پر وحی نازل کرتا ہے اور وحی کے ذریعہ انسانوں کی ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ اپنے احکام نازل کرتا ہے سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدمؑ ہیں اور سب سے آخری نبی اور رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ نبوت اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام اور عطیہ ہے وہ جس بندہ کو چاہتا ہے دے دیتا ہے کوئی بڑے سے بڑا انسان اگر چاہے کہ وہ اپنی کوشش سے یہ مرتبہ حاصل کرے تو وہ نہیں کرسکتا۔ انبیاء اور رسول معجزات کے ساتھ ممتاز ہوتے ہیں۔

وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ -

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَا اٰتَیْتُکُمْ مِنْ کِتَابٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ - قَالُوْا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْہَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِنَ الشّٰہِدِیْنَ (العمران)

اور جب اللہ نے عہد لیا انبیاءؑ سے کہ جو کچھ میں تم کو کتاب اور علم دوں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تصدیق کرنے والے ہوں اس کی جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس رسول پر اعتقاد بھی لانا اور اس کی طرفداری بھی کرنا۔ فرمایا کہ کیا تم نے اقرار کیا؟ اور اس پر میرا عہد قبول کیا؟ وہ بولے ہم نے اقرار کیا ارشاد فرمایا تو گواہ رہنا اور میں اس پر تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں اس مذکورہ آیت میں حضور اکرمؐ کا ''مصدق'' اور ''شاھد'' ہونا معلوم ہوتا ہے۔

مطاعؐ

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ اور کہنا مانو اللہ اور رسول کا امید ہے کہ تم رحم کئے جاؤ گے اس آیت سے سرورِ عالمؐ کا ''مطاعؐ'' ہونا واضح ہوتا ہے۔ (ال عمران)

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُھُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھٰھُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُحِلُّ لَھُمُ الطَّیِّبٰتُ وَیُحَرِّمُ عَلَیْھِمُ الْخَبَائِثَ وَیَضَعُ عَنْھُمْ اِصْرَھُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْھِمْ فَالَّذِیْنَ آمَنُوْا بِہٖ وَعَزَرُوْہُ وَنَصَرُوْہُ وَاتَّبَعُو النُّوْرَ الَّذِیْ اُنْزِلَ مَعَہٗ اُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

جو لوگ ایسے رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس توریت و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں جن کی صفت یہ بھی ہے وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو ان کیلئے حلال بتلاتے ہیں اور گندی چیزوں کو بدستور ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں۔ سو جو لوگ ان پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے ایسے لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔

مندرجہ بالا آیت اوراس کے مفہوم سے آپ ؐ کے حسب ذیل اسماء وصفات پر روشنی پڑتی ہے کہ آپ ؐ رسول، نبی، امّی، آمر، ناھی، محلل، محرم، منصور، متبوع ہیں کہ جن کی اطاعت واتباع ہی میں دارین کی سعادت وابستہ ہے۔

سراج منیرؐ

يَآَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۔(الاحزاب)

مفہوم: بیشک ہم نے آپ کو اس شان کا رسولؐ بنا کر بھیجا ہے کہ آپ قیامت کے روز امت کے اعتبار سے خود سرکاری گواہ ہوں گے کہ آپ کے بیان کے موافق ان کا فیصلہ ہوگا اور ظاہر ہے کہ خود صاحب معاملہ کو دوسرے فریق اہل معاملہ کے مقابلے میں گواہ قرار دینا اعلیٰ درجہ کا اکرام اور علوشان ہے جس کا قیامت کے روز ظہور ہوگا اور دنیا میں جو آپ کی صفات کمال ظاہر ہیں وہ یہ ہیں کہ آپ ؐ مومنین کے بشارت دینے والے اور کفار کے ڈرانے والے ہیں اور عام طور پر سب کو اللہ کے طرف اس کے حکم سے بلانے والے ہیں اور یہ تبشیر وانذار ودعوت تبلیغ ہے اور یوں خود اپنی ذات وصفات وکمالات وعبادات وعادات وغیرہ مجموعی حالات کے اعتبار سے آپ سرتاپا نمونۂ ہدایت ہونے میں بمنزلہ ایک روشن چراغ کے ہیں کہ آپ کی ہر حالت طالبان انوار کیلئے سرمایہ ہدایت ہے۔

مذکورہ آیت میں حضور اکرم ﷺ کی پانچ خصوصی صفات کا ذکر فرمایا ہے۔ (۱) شاہد (۲) مبشر۔ (۳) نذیر۔ (۴) داعی الی اللہ۔ (۵) سراج منیر۔

حدیث کی مشہور کئی ایک کتابوں میں ایک حدیث ہے خصوصاً حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت کا ایک حصہ یہ ہے کہ قیامت کے روز حضرت نوحؑ پیش ہوں گے۔ تو ان سے سوال کیا جائے گا کہ کیا آپ نے ہمارا پیغام اپنی امت کو پہنچادیا تھا وہ عرض کریں گے کہ میں نے پہنچادیا پھر ان کی امت پیش ہوگئی اس سے انکار کرے گی کہ ان کو اللہ کا کوئی پیغام پہنچا ہو اس وقت حضرت نوحؑ سے پوچھا جائے گا کہ آپ جو پیغام حق پہنچانے کا دعوی

کرتے ہیں اس پر کوئی آپ کا شاہد بھی ہے؟ وہ کہیں گے کہ محمد ﷺ اور ان کی امت گواہ ہے بعض روایات میں ہے کہ وہ گواہی میں امت محمدیہ کو پیش کریں گے یہ امت ان کے حق میں گواہی دے گی تو امت نوحؑ ان پر یہ جرح کرے گی کہ یہ ہمارے معاملہ میں کیسے گواہی دے سکتے ہیں یہ تو اس وقت پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ ہمارے زمانے سے بہت طویل زمانے کے بعد پیدا ہوئے ہیں۔ اس جرح کا جواب امت محمدیہؐ سے پوچھا جائے گا۔ وہ یہ جواب دے گی کہ بیشک ہم اس وقت موجود نہیں تھے مگر ہم نے اس کی خبر اپنے رسولؐ سے سنی تھی جس پر ہمارا ایمان و اعتقاد ہے اس وقت رسول اللہ ﷺ سے آپؐ کی امت کے اس قول کی تصدیق کیلئے شہادت لی جائے گی۔ خلاصہ یہ کہ رسولؐ اپنی شہادت کے ذریعہ تصدیق و توثیق فرمائیں گے کہ بیشک میں نے ان کو یہ اطلاع دی تھی۔

اور امت پر شاہد ہونے کا ایک مفہوم عام یہ بھی ہوسکتا ہے کہ رسولؐ اپنی امت کے سب افراد کے اچھے برے اعمال کی شہادت دیں گے اور یہ شہادت اس بناء پر ہوگی کہ امت کے اعمال رسولؐ کے سامنے ہر روز صبح و شام اور بعض روایات کے اعتبار سے ہفتہ میں ایک روز پیش ہوتے ہیں اور آپؐ امت کے ایک ایک فرد کو اس کے اعمال کے ذریعہ پہچانتے ہیں اسلئے قیامت کے روز آپؐ امت کے شاہد بنائے جائیں گے۔ (مظہری)

اور مبشر کے معنی بشارت دینے والے کے ہیں اور نذیر کے معنی ڈرانے والے کے ہیں۔ انسانوں کو ایمان اور اعمال صالحہ پر اطاعت شعاروں کو جنت کی خوشخبری سنانے والے ہیں اور نافرمان انسانوں کو خدا کے عذاب سے ڈرانے والے ہیں۔

داعی الی اللہ سے مراد یہ ہے کہ آپ امت کو اللہ کے وجود اور توحید اور اطاعت کی طرف دعوت دینے والے اور بلانے والے ہیں اللہ ہی کی اجازت سے اس قید سے اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ دعوت کی خدمت سخت دشوار ہے۔ اللہ کے اذن و اعانت کے بغیر انسان کے بس میں نہیں آسکتی سراج کے معنی چراغ اور منیر کے معنی روشنی کرنے والا آپؐ روشن کرنے والے چراغ ہیں۔

قاضی ثناء اللہ صاحبؒ نے تفسیر مظہری میں فرمایا ہے کہ آپؐ کی صفت داعی الی اللہ تو ظاہر اور زبان کے اعتبار سے ہے اور سراج منیر آپؐ کی صفت آپؐ کے قلب مبارک کے اعتبار سے ہے۔ جس طرح سارا عالم آفتاب سے روشنی حاصل کرتا ہے اسی طرح تمام مومنین کے قلوب آپ کے نور قلب سے منور ہوتے ہیں۔ اس لئے صحابہ کرامؓ جنہوں نے اس عالم میں آپؐ کی صحبت پائی وہ ساری امت میں افضل قرار پائے کیونکہ ان کے قلوب قلب نبی کریمؐ سے بلاواسطہ فیض حاصل کیا۔ باقی امت کو یہ نور صحابہؓ کے واسطے سے واسطہ در واسطہ ہو کر پہونچا۔ اور یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ تمام انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ یہ حیات برزخی عام لوگوں کی حیات برزخی سے بدرجہا زیادہ فائق و ممتاز ہوتی ہے جس کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ بہر حال اس حیات کی وجہ سے قیامت تک مومنین کے قلوب آپؐ کے قلب مبارک سے استفادہ نور کرتے رہیں گے اور جو جتنی محبت و تعظیم اور درود شریف کا زیادہ اہتمام کرے گا اس نور کا حصہ زیادہ پائے گا۔

رسول اللہ ﷺ کے نور کو چراغ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ حالانکہ آپؐ کا نور باطن آفتاب کے نور سے کہیں زیادہ ہے۔ آفتاب سے صرف دنیا کا ظاہر روشن ہوتا ہے لیکن آپؐ کے قلب مبارک سے سارے جہاں کا باطن اور مومنین کے قلوب روشن ہوتے ہیں وجہ اس تشبیہ کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ چراغ کی روشنی سے استفادہ اختیاری ہے۔ ہر وقت کر سکتے ہیں، اس تک رسائی بھی آسان ہے، اس کا حاصل کرنا بھی آسان ہے بخلاف آفتاب کے کہ وہاں تک رسائی بھی مشکل ہے اور اس سے استفادہ ہر وقت نہیں کیا جاسکتا۔ (معارف القرآن)

ذیل کی آیات میں مزید غور فرمائیے:

اعتبارات رسالت کو سمجھئے، اور اوصاف رسولؐ پیش نظر رکھئے ارشاد ربانی کی ان آیات ذیل کو پڑھنے سمجھنے کے بعد سرکار دو عالم ﷺ کے اوصاف و افعال خوب سمجھ میں آتے ہیں اور الہٰی آیات سے اسماء و صفات کی شناسائی بھی ہوتی ہے۔ ان میں سے چند آیات قرآنی یہ ہیں؟

(۱) لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ آيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ اللہ نے احسان کیا ایمان والوں پر جو بھیجا انہی میں سے ایک رسول ان میں تلاوت کرتے ہیں ان پر اس کی آیتیں اور ان کا تزکیہ کرتے ہیں۔ اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتے ہیں۔

مطاعؐ

(۲) سورۃ نساء کے نویں رکوع میں ہے۔ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ یعنی ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس واسطے کہ ان کا۔۔ اللہ کے فرمانے سے

متبوعؐ

(۳) اسی طرح ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ یعنی کہہ دیجئے اے محمدؐ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔

(۴) آقا کے مزید اسماء وصفات پر روشنی پڑتی ہے جس سے عقل وضمیر مستنیر ہوتے ہیں۔ وہ آیت ربانی ہے، فرمایا گیا۔

داعیؐ

(۵) اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا بیشک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بشارت دینے والا اور ڈرانے والا اور اللہ ہی کے حکم سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور سراج منیر بنا کر بھیجا ہے۔ بلا چوں وچرا ان کے فیصلوں کو تسلیم کرنے اور قبول کرنے کے بارے میں ارشاد قرآنی ہے حق تعالیٰ قسم کھا کر فرماتے ہیں۔

حکمؐ

(۶) فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اے پیغمبرؐ قسم آپ

کے پروردگار کی! یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپ کو حکم نہ بنالیں۔ اپنے نزاعی معاملات میں پھر جب وہ اپنا فیصلہ دے دیں تو اپنے دلوں میں کوئی تنگی اور ناگواری نہ پائیں بلکہ پوری طرح تسلیم کرلیں۔ اور سورۃ احزاب کی اس آیت پر نظر ڈالیں تو ایک اور اسم گرامی کا پتہ چلتا ہے۔ ارشاد ہے

(۷) وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَامُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ۔ یعنی کسی ایماندار مرد و عورت کے شایان شان نہیں ہے اللہ اور اس کے رسول کسی بات کا حکم دیں تو رہے نہ کچھ اختیار ان کا اپنے معاملے میں۔

مندرجہ بالا آیات اور اس کے ترجموں سے اندازہ ہو رہا ہوگا کہ قرآن نے آپؐ کو کیا کیا اسماء دیئے ہیں اور ان آیات سے آنحضورؐ کی کن کن صفات پر روشنی پڑتی ہے۔ مزید تفصیلات پھر کسی موقع پر تحریر کردی جائیں گے۔ اِجمالاً یہ سبق یاد رکھیں کہ رسول ﷺ جامع جمیع اوصاف رسالت ہیں۔ خاص طور سے یہ چند نام مستحضر رکھیں بڑا فائدہ ہوگا۔

معلم	مربی	مزکی	مطاع	متبوع	بشیر	نذیر	قاضی	حکم	داعی

پس امت کا فریضہ یہ ہے کہ صاحب رسالت سے علم حاصل کیا جائے انہی سے تربیت لی جائے۔ تزکیہ وہیں سے ہو۔ اطاعت انہی کی ہو اتباع انہی کی ہو۔ ان لی بشارتوں سے پر امید اور ان کی نذارت سے خائف ہو۔ رسولؐ ہی کو اپنا فیصل بنائے اور رسولؐ ہی کے فیصلہ کو بے چوں چرا تسلیم کرلے یہی ایک مومن و مسلم کی شان ہے۔

نگارستان قدرت کے حسین نقش و فا تم ہو — حرم کی آبرو تم ہو محمد مصطفیٰ تم ہو
مشیت ناز کرتی ہے تمہاری زندگانی پر — دو عالم کیلئے تا یوم محشر مقتدیٰ تم ہو

صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ کی شخصیت

ایک صاحب قال وحال بزرگ شخصیت جو بحر بیکراں تھی، علوم وشریعت وطریقت کی، جن کی صحبت فیض بابرکت کے چند نمونے جنہیں صوبہ آندھراپردیش ہی میں نہیں بلکہ خطہ ارضی کے شرق وغرب، شمال وجنوب کے کسی نہ کسی گوشے میں ان صاحبانِ علوم شریعت وطریقت سے فیضیاب اپنی تشنگی بجھانے والا انشاءاللہ ضرور مل جائے گا۔

الحمدللہ کہ تصنیف وتالیف کے ساتھ ان حضرات کے علمی وعرفانی بیانات کو بھی ایک جگہ جمع کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یعنی کہ......

مفسر قرآن حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب قاسمی دامت برکاتہم

محدث جلیل حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمٰن صاحب مفتاحی دامت برکاتہم

مفقہہ دین حضرت مولانا شاہ محمد نوال الرحمٰن صاحب مفتاحی دامت برکاتہم

معلم علم وادب حضرت مولانا شاہ محمد ظلال الرحمٰن صاحب فلاحی دامت برکاتہم

ان حضرات کے رشحاتِ قلم سے نکلنے والی تصنیفی، تالیفی، ترتیبی نگارشات ووعظ ونصیحت سے لبریز تقاریر دل پذیر سے استفادہ کے خواہشمند حضرات رابطہ کرسکتے ہیں۔

محمد فضل الرحمٰن محمود

سیل: 9848232745

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن قاسمی صاحب دامت برکاتہم

کی دیگر مطبوعہ کتابیں

- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام
- حالات اور تعلیمات محبوب سبحانیؒ
- زندگی میں غم کیوں؟ مصائب کیوں؟ علاج کیا؟
- نجات اور درجات کا راستہ
- سورۃ الکوثر کا پیغام امت مسلمہ کے نام
- ملفوظات۔ حضرت شاہ صوفی غلام محمدؒ
- تقلید کیا اور کیوں
- مختصر حالات مچھلی والے شاہ صاحبؒ
- معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
- ایمان، اجمال، تفصیل، تحقیق
- تلاوت قرآن آداب وفضائل
- نغمہائے نورانی (۱) (۲) (۳)
- دعائیں کس طرح قبول ہوتی ہیں
- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
- تابدار نقوش
- آئینہ غلام
- استعانت کے طریقے
- تبرکات حرمین
- **شفاعت** ۔مفہوم، اقسام ودرجات
- احوال دل
- ایمان واحسان
- بیعت
- تفسیر سورۃ الفاتحہ
- ھدایت اور راہ اوسط
- طریقہ صلوٰۃ وسلام
- سیر انفس
- کلام غلام
- دینی باتاں منظوم
- دو اہم مدارج
- مجاہدہ
- خوف الٰہی
- زکوٰۃ
- قربانی
- مکاتیب عرفانی
- پہلا درس بخاری
- ولایت
- درمانِ حرمین
- فیوض ونقوش
- سرزمین دکن میں
- کلمہ طیبہ
- سورۃ الاخلاص
- خودشناسی وحق شناسی
- سیدھا راستہ
- جنت
- دو برکت والی راتیں
- عکس جمال نعتیہ کلام
- الشجرۃ العالیہ
- شیطان سے جنگ
- دعوت وتبلیغ
- سکونِ دل
- مکتوبات غلام
- خدا کی پہچان
- دیدہ ودل
- علم اور اہل علم
- افکار سالک
- تین اللہ والے
- اِدراکات۔ منظوم کلام